خواتین اور ذکر اللہ

حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

اب بعض ایسی باتیں بیان کرتا ہوں جن کی برکتیں بہت ہیں اور اور جن سے ''توجہ الی اللہ'' کی قوت پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ نماز روزہ کے ساتھ کچھ اللہ کا ذکر بھی کرنا چاہیے اس سے دل کو خدا تعالیٰ کے ساتھ لگاؤ ہوتا ہے اور نماز میں دل لگتا ہے مگر عورتوں میں ذکر اللہ کا رواج بہت ہی کم ہے اس لیے کہ ان میں کوئی شیخ نہیں ہے، ہاں شیخ زادیاں بہت ہیں مگر شیخ بمعنی پیر کوئی نہیں۔

عورتیں اپنے مردوں کے ذریعہ سے کسی شیخ کامل سے ذکر کا طریقہ پوچھ کر کیا کریں اور آپس میں اس کا رواج ڈالیں کیوں کہ ان کی طبعیتوں کو ذکر اللہ سے بہت مناسبت ہے اس لیے کہ ذکر اللہ کا اثر ان لوگوں پر زیادہ ہوتا ہے جن کے دلوں میں سکون و یکسوئی کی حالت ہو۔ اور عورتوں کو یہ بات خاص درجہ کی حاصل ہے۔ ان کے قلوب میں تشتت وتفریق (انتشار و پھیلاؤ) نہیں ہے اور یہ پردہ کی برکت ہے۔ عورتیں گھر کی چار دیواری میں مقید رہتی ہیں اس لیے ان کے دلوں میں یکسوئی (سکون کی کیفیت) بہت ہے۔ عورتوں کے اندر یہ سکون کی کیفیت بہت اچھی ہے جو مخصوص پردہ کی برکت سے ہے اس حالت میں اگر یہ ذکر اللہ کرنے لگیں تو جلد نفع ہو۔ اس لیے ان کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے اور دل لگا کر ذکر اللہ کرنا چاہیے اور کچھ وقت تلاوت قرآن کے لیے بھی نکال لیں۔ عورتیں قرآن کم پڑھتی ہیں حالاں کہ اس سے دل بہت صاف ہوتا ہے اور نیک کاموں کی طرف رغبت اور شوق بڑھتا ہے اس کا بھی اہتمام کرنا چاہیے۔

ذکر اللہ کی اہمیت وضرورت: ❶ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ بندوں میں سب سے افضل اور قیامت میں اللہ کے نزدیک سب سے برتر کون ہوگا؟

آپ نے فرمایا جو مرد کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے ہیں اور جو عورتیں کثرت سے ذکر کرنے والی ہیں۔

❷ عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسلام کے شرعی اعمال (یعنی نوافل وغیرہ ثواب کے کام)، تو بہت ہیں اس لیے مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجیے کہ اس کا پابند ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا تم اس کی پابندی کر لو کہ تمہاری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تر رہے (یعنی چلتی رہے)

❸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت لوگ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو اونچے اونچے درجوں میں داخل فرمائے گا۔

فائدہ: یعنی کوئی یہ نہ سمجھے کہ مال داری اور عیش و آرام کے سامان کو چھوڑے بغیر ذکر اللہ سے نفع نہیں ہوتا۔

④ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر شے کی ایک قلعی ہے اور دل کی قلعی اللہ کا ذکر ہے۔

⑤ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ذکر کے سوا بہت باتیں مت کیا کرو کیوں کہ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ باتیں کرنے سے دل میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ اور سب سے زیادہ اللہ سے دور وہ دل ہے جس میں سختی ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے دل پر چمٹا ہوا بیٹھا رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ ہٹ جاتا ہے اور جب یاد سے غافل ہوتا ہے وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔

فائدہ: اچھے برے اعمال کی جڑ دل کا ارادہ ہے اور ارادہ کی جڑ خیال ہے۔ جب ذکر میں کمی ہوتی ہے تو شیطان برے برے خیال دل میں پیدا کرتا ہے۔ جس سے برے ارادوں کی نوبت آجاتی ہے اور نیک ارادوں کی ہمت نہیں رہتی پس نیک کام نہیں ہوتے اور برے ہونے لگتے ہیں اور جب ذکر کی کثرت ہوتی ہے تو برے خیالات دل میں پیدا نہیں ہوتے پس برا ارادہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ بھی نہیں ہوتے اور نیک کام ہوتے رہتے ہیں (اس لیے ذکر اللہ کی بہت ضرورت ہے)۔

اللہ کا ذکر کرنے کا طریقہ: ''ذکر اللہ'' یعنی جس قدر ہو سکے اللہ کا نام لیتے رہنا اس میں کسی گنتی کی قید ہے اور نہ وقت کی اور تسبیح رکھنے کی، نہ پکار کر پڑھنے کی، نہ وضو کی، نہ قبلہ کی طرف منہ کرنے کی، نہ کسی خاص جگہ، نہ ایک جگہ بیٹھنے کی۔ ہر طرح سے آزادی اور اختیار ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص خوشی سے تسبیح پر پڑھنا چاہے خواہ گنتی یاد رکھنے کے لیے یا اس لیے کہ تسبیح ہاتھ میں ہونے سے پڑھنے کا خیال آجاتا ہے خالی ہاتھ یاد نہیں رہتا تو اس مصلحت کے لیے تسبیح رکھنا بھی جائز بلکہ بہتر ہے اور یہ خیال نہ کرے کہ تسبیح رکھنے سے دکھلاوا ہو جائے گا، دکھلاوا تو نیت سے ہوتا ہے یعنی جب یہ نیت ہو کہ دیکھنے والے مجھ کو بزرگ سمجھیں گے اور اگر یہ نیت نہ ہو تو دکھلاوا نہیں۔ اسے دکھلاوا سمجھنا اور اس خیال سے ذکر چھوڑنا شیطان کا دھوکہ ہے، وہ اس طرح بہکا کر ثواب سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔

اور ایک دھوکہ یہ بھی دیتا ہے کہ جب دل تو دنیا کے (اور گھر کے) کام میں پھنسا رہا اور زبان سے اللہ کا نام لیتے رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ سو خوب سمجھ لو کہ یہ بھی غلطی ہے جب دل سے ایک دفعہ یہ نیت کر لی کہ ہم ثواب کے واسطے اللہ کا نام لینا شروع کرتے ہیں اس کے بعد دل دوسری طرف ہو جائے مگر نیت نہ بدلے برابر ثواب ملتا رہے گا۔ البتہ جو وقت اور کاموں سے خالی ہو اس میں دل کو اللہ کی طرف متوجہ رکھنے کی بھی کوشش کرے۔ فضول قصوں کی طرف خیال نہ لے جائے تا کہ اور زیادہ ثواب ہو۔

تنبیہ: عورت کو جن دنوں میں حیض آئے (ناپاکی کی حالت میں) ان دنوں میں بھی وظیفوں کے وقت میں

وضو کر کے وظیفے پڑھ لیا کریں۔

سوائے قرآن مجید کے کہ اس کا (زبانی بھی) پڑھنا اس حالت میں درست نہیں۔

گھر کے کام کاج کے ساتھ ذکر اور تسبیح کا اہتمام: دین داری میں اتنا غلو بھی نہ کرو کہ گھر کی خبر ہی نہ لو۔ نماز روزہ اس طرح ادا کرو کہ اس کے ساتھ گھر کا بھی پورا حق ادا کرو۔ اور تمہارے واسطے یہ بھی دین ہی ہے، کیوں کہ تم کو گھر کے کام کاج میں بھی ثواب ملتا ہے۔ ہاں گھر کے کاموں میں ایسی منہمک و مشغول نہ ہو کہ دین کو چھوڑ دو۔ بلکہ اعتدال سے کام لو کہ دین کے ضروری کام بھی ادا ہوتے رہیں اور گھر کا کام بھی نگاہ کے سامنے نکلتا رہے۔ یہ سخت بے تمیزی ہے کہ تسبیح اور نفلوں میں مشغول ہو کر گھر کے کام کاج کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ اور اللہ اللہ تو گھر کے کام کرتے ہوئے ہوسکتا ہے یہ کیا ضروری ہے کہ تسبیح اور مصلیٰ ہی کے ساتھ اللہ اللہ کیا جائے؟

حدیث میں آتا ہے کہ "لایزل لسانك رطبا من ذكر الله" یعنی زبان کو خدا کی یاد سے ہر وقت تر رکھنا چاہیے۔ اور ظاہر ہے کہ تسبیح اور مصلیٰ ہر وقت ساتھ نہیں رہ سکتا۔ تو معلوم ہوا کہ ذکر اللہ کے لیے کسی قید اور پابندی کی ضرورت نہیں بلکہ ہر وقت، ہر حال میں (مثلاً آٹا گوندھنے، کھانا پکانے کی حالت میں بھی) ہوسکتا ہے (لیکن) کچھ وقت نکال کر نفلیں اور تسبیح بھی پڑھا کرو۔ اگر زیادہ وقت نہ ملے تو پھر چلتے پھرتے ہی اللہ اللہ کرتی رہا کرو۔

مہتمم حضرات، پرنسپل صاحبان اور اساتذۂ کرام کے لئے خوش خبری

★ اسی طرح ہر استاد کی یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ طلبہ اور طالبات اپنے والدین کی قدر کرنے والے اور ان کی دعائیں حاصل کر کے اپنے علم میں ترقی کرنے والے ہوں اس کے لئے بھی الحمد اللہ کتاب **والدین کی قدر کیجیے** تیار ہوئی ہے۔ اس کتاب پر جامعہ دار العلوم کورنگی کے نائب مفتی مولانا حضرت محمود اشرف صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور جامعہ بنوری ٹاؤن کے استاد حضرت مولانا مفتی عاصم ذکی صاحب مدظلہم العالی نے تعریفی کلمات لکھے ہیں اور گزارش کی ہے کہ زیادہ سے زیادہ طلبہ و طالبات تک یہ کتاب پہنچائی جائے۔

اس کتاب میں انتہائی آسان اور دل نشین انداز میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دل چسپ اور عبرت آموز واقعات کے ذریعے سے اولاد کو والدین کے ادب واحترام اور ان کی اطاعت پر ابھارا گیا ہے اور ان کی نافرمانی سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

★ اسی طرح طلبہ کو اپنے اسلاف اور اکابر کے واقعات بتلا کر ان کے اندر صفاتِ حمیدہ پیدا کرنے کی خواہش ہر مہتمم اور استاد کی ہوتی ہے اس کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کرام رحمھم اللہ تعالیٰ کے واقعات کو **صحابہؓ کے واقعات** اور **تابعینؒ کے واقعات** کے نام سے نہایت ہی آسان اردو میں اور دل نشین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ دونوں کتابیں بھی ان شاء اللہ طلبہ و طالبات کی تربیت کے لئے مفید رہیں گی۔

ملنے کا پتہ: اسٹاکسٹ مکتبۂ بیت العلم: دکان نمبر 1 فداء منزل گوالی لین نمبر 3 نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

ناشر دار الھدیٰ فون نمبر: 2726509، موبائل: 0300-8213802

یہ تمام کتابیں ہم سے براہ راست طلب فرمائیں
یا
کسی بھی معیاری کتب خانہ سے رجوع فرمائیں

بسم الله الرحمن الرحيم

وفاق المدارس العربيه.......غايات وإنجازات

الشيخ نورالرحمن الهزاروى

هنـاسـؤال لـطالما يزعجني،ولم أكد ـ وعساي لن أكاد ـ أستطيع أن أجيب عليه ،مـن نـحـن؟ أأحـرا رأم عبيد،مستقلون أم تابعون ، رؤوس أم أذناب.أتحَرج أن أقول :نحن أحرار لا عبيد ، مستقلون لا تابعون ، رء وس لاأذناب، كيف وما زالت دولتنا باكستان تشهد ـ منذ يوم استقلالها ـ أنه ماارتقى فيها السلطة إلا أناس لم يعدّوا له عدّة ، ولم يأخذ وا له أهبة ، وهـم ـ وإن كـانـوا مـن بـنـي جـلـدتنا ـ عبيد أميركا والغرب، قد ارتهنوا وباعوا ضمائرهم وانتـمـائهـم وتـاريخهم بعرض من الدنيا ،أعلنوا على الإسلام والمنتمين إليه حربا ضروسا لا هَـوادة فيهـا ، وأمـعـنـوا فـي إيذاء رجال الدين تحت حماية جبروت أميركا والغرب. هؤلاء الـحـكـام الـذيـن يـلبسون لبوس الوطنية أو يزهون برداء القومية ينفذون ـ حرفيا ـ ماأوصى به مـولاهـم أميـركـا: مـن ضرب كل حركة إصلاحية تستند إلي صميم السنة النبوية أو طريقة أهـل السـنة والجماعة ، و إيقاف سيرها ،أو ـ على الأقل ـ تعويق تقدّمهاأ و نفوذها وهيمنتها على الجماهير ، وخصوصاً الشباب المثقف في الجامعات والمعاهد.........يالهم من أشرار وأشـقيـاء !! يـاشتـان بينهم وبين الدين!! آهٍ منهم حاقدين على الإسلام وأهله!! ....قد بـلـغـت شـقـاوتهـم غاية ماوراء ها غاية ، فلا حيْلة فيهم إلا أن يشفي الله صدورهم ، ويزيح الـغشـاوـة عـن أعيـنهـم ، فيتبينوا سماحة الإسلام وفضله ، و كرم أخلاق المسلمين، وإلا فالأمر كما قال الشاعر:

كل ا لعداوات قد ترجى إماطتها إلّا عداوةمن عاداك من حسد